اخبار نور افشاں لودیانہ

وہی تھا نور حقیقی جو آکے دنیا میں ہر ایک شخص کو کرتا ہے منور روشن

تو بھیج نور افشاں لودیانہ کو روشن ہو تیری سیاہی سے انجیل کی روشن

اخبار
صداقت نما
ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا
ہے اسمیں مضامین مفید
عام پولیٹکل سوشل مذہبی علمی
مختلف واقعات ہر دیار و امصار
کی منقولات و تار برقیات وغیرہ شائع
ہوتے ہیں سچی مذہب کے [illegible]
اور سچی صداقتوں کا اظہار اسکا اول [illegible]
وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کوئی شرط ہو
[illegible]

اخبار
دیا جاتا ہے
محصول ڈاک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خریدار [illegible]
[illegible] اشتہارات مفید عام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ارسال فرماویں
[illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۱	مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ	جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ

بیبل مقدس خدا کا زندہ کلام ہے

موت دی شیطان نے ہمکو پر مسیح نے زندگی
معجزہ کے منکرو! کیا یہہ مسیحائی نہیں

یوں تو دنیا میں بہت کلام خدا مانے جاتے ہیں۔ مگر ہم اُسی کو کلام اللہ مانینگے اور مانتے ہیں جس میں زندگی ہے۔ جو کہ مردہ دلوں میں تاثیر کرے۔ جو مُردوں میں زندگی ڈالے۔ زندوں کو مردہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہاں اگر کوئی بات دُنیا کے عجوبات میں سے ہے۔ تو یہی ہے کہ مُردہ دلوں کو زندہ کیا جاوے ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ تاثیر بیبل مقدس میں پائی جاتی ہے۔ جس سے ایمانداروں بلکہ بے ایمانوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ بلاریب بیبل خدا کا زندہ کلام ہے۔ چنانچہ ذیل کا بیان اس امر کا ایک ادنیٰ سا ثبوت ہے +

ابھی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک اندھیری رات کو ایک مس صاحبہ کی کوٹھی میں چور گھس آئے۔ ایک تو اندر گیا۔ باقی باہر ٹھہرے رہے۔ مس صاحبہ جاگ رہی تھیں۔ مس صاحبہ نے چور کو دیکھ لیا۔ اور چور نے بھی اُنکو۔ لیکن چور نے خیال کیا کہ صاحب خانہ نے اُسکو نہیں دیکھا۔ مس صاحبہ کی چارپائی کے نیچے گھس گیا۔ مس صاحبہ اکیلی تھیں۔ ڈر تو بہت گئیں۔ مگر پھر بھی بستر سے اُٹھکر لیمپ روشن کیا۔ اور بیٹھکر **انجیل** پڑھنے لگیں۔ دیر تک پڑھتی رہیں۔ اور چور بھی سُنتا کیا۔ پھر کتاب بند کر کے دعا کے لئے گھٹنے ٹیکے۔ اپنی حفاظت کے لئے اور تمام ایمانداروں اور بے ایمانوں کے لئے دعا کی۔ اور اُس چور کیواسطے بھی جو چارپائی کے نیچے تھا۔ یہہ کہکر دعا کی کہ "اے خدا تو اپنے لطف و کرم سے اس آدمی پر بھی رحم کر۔ اور اسکو توبہ بخش۔ تاکہ وہ اپنی اس بُرائی سے باز آوے"..... الخ

فی الجملہ وہ دعا کر کے لیمپ کو دھیما کر چارپائی پر پڑ کے آرام سے سو گئیں۔ گویا اُنہوں نے اپنا قلعہ قائم کر لیا۔ ایسا کہ کوئی دشمن اُنکے مال و جان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ حالانکہ چور چارپائی کے نیچے پڑا تھا۔ لیکن اُنکے دل کو اطمینان تھا۔ کہ اُنکا رکھوالی کرنیوالا زبردست ہے۔ اور وہ اُنکو ہر بلا و خطرہ سے محفوظ رکھ سکتا ہے جیسا کہ حضرت داؤد کی زبانی فرمایا گیا ہے۔ "بلکہ جب میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں تو مجھے کچھ خوف و خطر نہ ہوگا کیونکہ تو میرے ساتھ ہے"..... الخ ۲۳ زبور

چند منٹ بعد چور چارپائی کے نیچے سے نکل۔ اور ننگا ہو چارپائی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور پکارا۔ میم صاحب۔ میم صاحب اُٹھو۔ وہ بیچاری حیران تھی۔ مگر دلیری سے اُٹھ بیٹھیں۔ اور یوں گفتگو ہوئی +

چور۔ وہ کتاب جو تم ابھی پڑھی تھی نکالو +

مس صاحبہ۔ اُسکو تم کیا کروگے؟

چور- اگر اسطرح دیدو گی تو بہتر- ورنہ چوراکر بھی لیجاؤنگا- اور تم مجھسے زبردست نہیں ہو- سات آدمی میرے ساتھ اور بھی باہر ہیں- میں اُنکو بھی بلاتا ہوں +

(مس صاحبہ نے وہ کتاب بائبل نکالی اور چور کو دی)

جو تم نے ابھی پڑہا تھا- وہ پھر پڑہو- اُسکے بعد جو تم نے کیا (یعنے دُعا) وہی میرے ساتھ پھر خدا سے مانگو +

مس صاحبہ نے جی ہی جی میں خوش ہو کر- انجیل کو پڑہا اور دُعا کی- چور نے بھی گھٹنے ٹیکے- بعد ختم دُعا چور نے کہا کہ آپ یہاں ہی بیٹھے رہیں- میں اپنے ساتھیوں کو بُلاتا ہوں- یہہ کہکر وہ باہر گیا- اور باقی چوروں کو اندر بُلایا- وہ حیران کہ یہہ کیا معاملہ ہے- اندر واپس آتے ہی چور نے مس صاحبہ سے کہا- کہ جو کچھ تمہارا نقدی اور زیور ہے- وہ سب نکال کر ہمیں دیدو- اگر آپسے آپ دیدو تو بہتر ورنہ ہم خود ڈھونڈھ کر نکال لینگے +

بیچاری مس صاحبہ نے سب کچھ نکال کر سامنے رکھدیا- تب چور نے اپنے ساتھیوں سے کہا- کہ دیکھو اس کتاب کو اور اس دولت کو- کونسی قیمتی شے ہے؟ یہی کتاب قیمتی ہے- میں اس دولت پر لات مارتا ہوں- اور منت سے التجا کرتا ہوں کہ میم صاحبہ یہہ کتاب مجھے دیدیویں- کیونکہ اس کتاب سے جان کی حفاظت ہوتی ہے- پھر مس صاحبہ سے درخواست کی- کہ سب چوروں کے سامنے اس کتاب کو پڑہیں- اور پرارتھنا کریں- چنانچہ مس صاحبہ نے ایسا ہی کیا- اور اُن سب نے چوری سے توبہ کی +

اس وقت وہی چور جو ڈاکوؤں کی مانند زندوں کو مُردہ کرتے پھرتے تھے- (جیسا کہ آجکل کے مُردہ کلام کے ماننے والے روحوں کو برباد کرتے پھرتے ہیں) عیسائی ہیں- زندہ دل ہیں- محنت سے روزی کماتے اور کھاتے ہیں +

کیوں اے ناظرین بائبل خدا کا زندہ کلام ہے یا نہیں؟ ہم خدا کا واسطہ دیکر آپکی منت کرتے ہیں- کہ آپ بھی اسکو آزما کر دیکھیں یہہ کوئی بناوٹی قصہ نہیں- بلکہ واقعی حقیقت اور سچا بیان ہے +

یہہ کلام **زندگی** اور **نور** ہے +

کیا پہاڑوں کا چلانا اسسے بڑا مشکل کام ہے- بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیدین لوگ عیسائیوں پر طعن دیتے ہیں کہ وہ معجزہ نہیں کرسکتے اے دل اور آنکھ کے اندھو- ذرا دیکھو- کہ خود کلام اللہ ایک زندہ کلام ہے- جو خود معجزہ ہے- آپ تو ضد اور ہٹ کرتے ہیں- اسکی وجہ صرف یہہ ہے کہ آپ مردہ کلاموں کی پیروی کرتے ہیں دیکھو کلام خدا کسطرح اُنکی جو اُسکو مانتے ہیں حفاظت کرتا ہے- اور مردہ دلوں کو زندگی بخشتا ہے +

تیغ جنکی روح حق اور ڈھال ہے جنکی سچ
اُنپہ غالب فوج شیطانی کبھی آئی نہیں

انسداد مینوشی- بڑی خوشی کی بات ہے کہ جابجا انسداد مینوشی کی تدبیریں ہو رہی ہیں- پارلیمنٹ تک اسکا تذکرہ ہو رہا ہے چنانچہ مسٹر اسمتھ صاحب ایم پی نے ذیل کا ایک رزولیوشن ۳۰- اپریل کو پیش کیا جو کہ اُسیوقت پاس ہو گیا کہ گورنمنٹ ہند جو اپنی ترقی محاصل کے خیال سے ہندوستان میں مینوشی کو رونق دینا چاہتی ہے برا کرتی ہے- مسٹر کین اور اُن کے ساتھ اور ممبروں نے اس رزولیوشن کی تائید کی- انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے جیسے کہ اُمید کرنی چاہئے اسکی مخالفت کی- مگر ووٹ لئے جانے پر ۱۰۳ مخالف ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۱۳ موافق ووٹ ہو جانے سے رزولیوشن پاس ہو گیا +

یہہ بھی ہمارے لئے کچھ کم فخر کی بات نہیں- کہ لاہور کے دیسی مسیحی انسداد شراب نوشی میں بہت کوشش کر رہے ہیں- چنانچہ ہمارے معزز بھائی ہیرا سنگھ پٹرس کی کوشش کا ذیل کے بیان سے جو ہم کوہ نور سے نقل کرتے ہیں پتہ مل سکتا ہے +

"ہم بڑی خوشی سے لکھتے ہیں کہ لاہور میں چند کرسچن نوجوانوں خاصکر مسٹر ایچ- ایس پٹرس ملازم چیف کورٹ کیطرف سے انسداد مینوشی کے باب میں ایک بہت بڑی کوشش عمل میں آرہی ہے- تجویز یہہ ہے کہ عوام کے دستخط کراکے ایک میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کیا جائے جس میں اُس سے استدعا کیجائے کہ وہ اس بڑھتی ہوئی بُرائی کو روکنے کی تجاویز عمل میں لائے- مسٹر ایچ- ایس پٹرس نے اپنے وقت اور آرام کو قربان کرکے بہت سے دستخط لوگوں کے حاصل کرلئے ہیں اور وہ اس درجہ پر اس تجویز کو پہنچا دیا ہے کہ ۱۵ تاریخ کی شام کو پادری اوینگ صاحب کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں علاوہ معزز کرسچن احباب کے کتنے ہی مسلمان اور ہندو رئیس بھی شامل ہوئے تھے- اس جلسہ میں عہدہ دار منتخب ہوئے- اور یہہ تجویز قرار پائی کہ میموریل کا مسودہ تیار کرکے ایک عام جلسہ باشندگان لاہور کا منعقد کیا جائے اور اُس میں میموریل مذکور کو منظور کراکے گورنمنٹ کے حضور میں بھیجا جائے- ہم اپنے دوستوں کی اُنکی اس نیک کوشش کے لئے تعریف کرتے ہیں- اور یہہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ملک بہت خوش نصیب ہے- جو ایسی سخت بُرائی کیطرف سے اسقدر جلد اس کے نوجوانوں کی آنکھیں کھُل گئی ہیں اور ایسی آمادگی کے ساتھ اُسکے انسداد کے لئے اُنہوں نے کوششیں شروع کر دی ہیں" +

صاحب ایڈیٹر رعیہ اخبار اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۸۹ء کے ایڈیٹوریل نوٹس میں ملک امریکہ کے ایک شراب کی دکان کا تذکرہ کرکے یہہ فقرہ لکھتے ہیں کہ "کیا یہہ عیسائیوں کی دینداری ہے کہ بردہ فروشی کے لئے تو جہاد کرنے اور ترقی حاصل کرنیکے لئے شراب کی تجارت کو ترقی دیں" ہمعصر صاحب کو واضح ہو کہ عیسائی دراصل وہ ہے- جو بائبل کی تعلیم کی پیروی کرتا ہے اور جو اُسکے برخلاف کام کرتا ہے وہ عیسائی بالکل نہیں- جھوٹھے عیسائیوں پر بیشک آپکا طعن درست ہو مگر سب کو ایک بات ناجائز میں گردان لینا درست نہیں یہہ عیسائیوں کی دینداری نہیں بلکہ شریروں کی شرارت اور بیدینوں کی بیدینی ہے- نور افشاں بار بار اسبات پر زور دے چکا ہے کہ اسبارے میں سرکار کی کارروائی خلاف دین عیسوی کے ہے- اور یہہ صریح بیدینی ہے- ہر یاد رہے کہ حکومت اور عیسویت دو علیحدہ علیحدہ امور ہیں- اگر گورنمنٹ کوئی حکم ایسا جاری کرے جو بائبل کے خلاف ہو تو اس سے یہہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بائبل میں ایسی تعلیم ہے +

قابل غور- جاگو اور دُعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو-

مراسلات

کیا کرتے ہو نور اور تاریکی میں امتیاز کرو

طالب از لاہور

سیلاب علوم و فنون نے مغرب سے آکر ہندوستان کی بنیاد جہالت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اخلاقی اندھیرے کی دیوار کو چھید ڈالا۔ وہی آنکھیں جنہیں ان اندھیری دیوار نے اپنے احاطہ میں محصور رکھا تھا اب مہر صداقت کی جلوہ گری کو چھیدوں میں سے دھندلا سا دیکھ رہی ہیں۔ گو تعصب کا پردہ صاف صاف دیکھنے نہیں دیتا تاہم اس دھندلا سا دیکھنے نے اسقدر تاثیر تو پیدا کر دی ہو کہ پرانا بابا آدم صورت پلٹ رہا ہی لوگ بیدار ہو جاتے ہیں آنکھیں مل رہے ہیں۔ اندھیرے کو ”رام رام“ تاریکی کو ”الوداع“ کہنے کے تدارک کر رہے ہیں۔ نور کی تلاش میں تو نہیں کہہ سکتے بارے نور کی ساخت کے جوڑ توڑ میں مصروف ہیں۔ مشعلیں تیار ہو رہی ہیں اقسام کے تیل اور روغن استعمال میں آ رہے ہیں۔ لیکن بے فائدہ اور فضول سمجھ برابر کور۔ چراغ سے آفتاب کا کام لینا عقلمندی کا کام نہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ست

ہو وقتیکہ اس دیوار کو بالکل گرا کر حقیقی نور کو صاف صاف نہ دیکھیں تبتک آرام اور تسلی پانا ناممکن ہی اور اکثر دیکھا جاتا ہی کہ جسقدر راستی سے کنارہ کشی کرو راستی دو چند پیچھے ہٹتی ہی۔ قوم اصل راستہ کاٹ کر جنگلوں اور بنوں میں گھس رہی ہیں راستہ اور دور ہوتا جاتا ہی۔ آجکل ایسا حال ہو رہا ہی جیسے اندھیری ابر چھائی رات میں بھولے اور گمرہ مسافر کا۔ جو منزل مقصود کو پہنچنا چاہتا ہی شعشعہ برق کو بدرقہ اختیار کرتا ہی۔ جہاں بجلی چمکی جدھر ذرا صاف میدان دکھائی دیا اُدھر چل نکلتا ہی گو بیس قدم آگے بڑھکر گڑھا ہو یا خندق۔ لوگ بھی اسیطرح خطرناک حالت سے نکلکر کنارہ سلامت تک پہنچ جاتے ہیں۔ بس جدھر ذرا سہارا ملا اور عقل کو پشت لگانے کی جگہہ ہاتھ آئی اُدھر ہی اُلٹ پڑتے ہیں کسی کو عقل اور سائنس کی روشنی ملحد بنا رہی ہی ایسی روشنی کو اندھیرا کہیں تو عین ثواب ہو۔ کوئی صرف ضمیر ہی کا کہنا مانتا ہی ضمیر ہی کو مرجع گردانتا ہی۔ اور سب کچھ چھوٹ جاتا ہی کوئی نیچر کی پیروی کرتا ہی اعجاز و الہام کا نام ہی سنتے جل مرتا ہی۔ دیکھیں تو معلوم ہوتا ہی کہ ملک بالکل ایک نئی چال چل رہا ہی۔ نہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہی نہ کہانی سے نہ قصے سے نہ روایت سے کہ انگریزوں کی عملداری کے پہلے دین کے مجتہدوں اور واعظوں نے کبھی تو سر بازار گلی کوچے میں عام طور پر اپنی متبرک کتابوں کو پڑھا یا اُنکا مطلب سنایا ہو۔ وہ اسکو عار سمجھتے تھے اور کتب مقدسہ کی تحقیر کا باعث تصور کرتے تھے۔ برہمن بکار خود ہشیار مندر میں شٹ ستر کھول کر پُن دان کی پچار تب کرتا تھا جب فرش و فانوس کے ساتھ چوکیاں انداز سے لگائی جاتی تھیں اور اُنپر اطلس کمخواب کے گدیلے بچھ جاتے تھے۔ مولوی صاحب جب تک قرآن لیکر دو چار ہاتھ اونچے منبر پر چڑھ نہ جاتے تھے تب تک وعظ و نصیحت نہ کرتے تھے۔ غرضیکہ تکمیل ساز و سامان ادائے رسم و رواج کا لحاظ بدرجہ غائت کیا جاتا تھا۔ پڑھنا تو بھلا کہاں نصیب کم درجہ تنفس نصیحت سننے تک نہ پاتا تھا۔ اور آج یہہ دن ہی کہ جہاں کہیں دیکھو بس یہی نظر آتا ہی کہ اگر یہاں کوئی آریا جوش و خروش کے ساتھ سامعین کی سمع خراشی کر رہا ہی تو وہاں اُسکے مقابل کنزرویٹزم کے پجاری (پرانی رسموں کے ماننیوالے) پنڈت جی اپنی کتھا بانچ رہے ہیں۔ کہیں دیو دھرمی برہمو سماجی کسی کونے گوشہ میں سب سے الگ ڈیڑھ دانا دال بھگا رہے ہیں۔ کہیں مُلانے سخاوت کرنے کریم النفس بننے کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ کہیں سنگھ سبھا والے اپنا گانا گا رہے ہیں۔ کوئی نانک جی کے اوگن بھی سینہ زوری سے گُن بنا رہے ہیں۔ اور پھر ایسی پر جوش حالت میں گر کہیں آ گئی تو اسمیں بغلگیر ہونا پڑتا ہی۔ چنانچہ کبھی کبھی آریا اور برہمن گلے لگ کر ملا کرتے ہیں اور اگر سچ پوچھو تو یوں کہیں کہ آپسمیں بری طرح دست و گریباں اور جوتا بیزار رہتے ہیں یا دھرم ہیں برہمو ہو برہم تو وہ بالا ہوتے ہیں اُدھر تماشائی دائرہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں گویا بٹیر لڑتے دیکھ رہے ہیں لگے تھے مسیحیت کو نکالنے پھوٹ آپسمیں پڑی سو الگ غلط۔ جیسے اندھے جو ذرا سی آہٹ سنکر یہی خیال کیے بیٹھیں کہ ہم میں کوئی غیر آ گیا ہی۔ اسکو نکالا چاہیے۔ اس خیالی غیر کو نکالنے کے لئے لگی لاٹھی برسنے لیکن جتنی پڑیں اپنے اوپر ہی پڑیں۔ آگے صرف آنکھوں سے ہی ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے اب لاٹھی کمبخت نے ایسے بے طرح سر اُڑائے کہ ہاتھ پاؤں ناک مُنہہ سر کان سے بھی دست بردار ہو گئے۔ اس کشمکش میں اور اور راہیں نکلتی آتی ہیں لیکن راہ حق دور ہی رہتا ہی۔ کسیکو نہیں ملتا۔ بھلا وہ کسطرح یہہ راہ کوئی مردہ راہ نہیں بلکہ زندہ راہ ہی ہاں یہہ وہ چلتا راہ ہی اگر سچ مانو تو خود مُنہہ کو کہیا پکار پکار کر کہہ رہا ہی۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ پس اُس راہ کو (میں خود ڈھونڈ سکتا ہوں) کا خیال دل میں ٹھان کر ڈھونڈیں تو ہرگز ڈھونڈ نہیں سکتے لیکن اگر اس راستی سے ہی منت کریں کہ مجھ میں ناکارہ اور نکما ہوں تب مجھ پاتا ہی اور صرف اکیلا ہمارے پاس نہیں آتا بلکہ اپنے ساتھ ہمارے پاؤں کے لئے چراغ ہمارے جانت کے لئے روح اور ہماری خوشی کے لئے زندگی لیکر آتا ہی۔ اب اگر مریض مرض کے لائق دوا استعمال نہ کرے پر ادر ادر معجون اور کشتے کھاتا پھرے تو یقیناً صحت کی جگہہ اور کئی رنگا رنگ کے امراض کھڑے ہو جائینگے۔ ہندوستان نے علم و ہنر کو تو آگے بڑھکر لے لیا لیکن اصل چیز کے لئے ہاتھ نہ پھیلائے جو علم و ہنر کے نونہالوں کے لئے تازگی بخش پانی کا حکم رکھتی تھی۔ جسمانی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت میں لگے لیکن روحانی بربادی کو اُسکے حال پر چھوڑا اُسکے دُکھ درد کی جو کامل دارو تھی اُسکو نہ لیا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ طریق پر طریق بنتا چلا جاتا ہی تو بھی تسلی نہیں ملتی اور طریق بھی ایسے کہ ناگفتہ بہ۔ دیکھو بھی یہیں مشتے نمونہ خروارے ایک پیش کیا جاتا ہی۔ آریا برہمو دیو دھرمی تو اپنے دل پیٹ پیٹ کر شور مچا رہے تھے لیکن یہہ لفیری بھی اونکی آوازوں سے کچھ کم نہیں۔ ابھی اسکی طفولیت کے دن کہا چاہیے کیونکہ بانی بھی جیتا ہی۔ لیکن غضب ہے علم شیرخوری میں ہی اُٹھنے تو سیکڑوں کے گلے گھونٹ ڈالے۔ کرتبوں سے مرگ

جوانان کی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں ۔

چیت رام اس فرقے کا بانی مبانی ہے۔ کہیں لاہور کے آس پاس بھچوکی نامے کوئی گانوں ہے وہاں چیت رام براجتے ہیں لوگ انکو سائیں جی کہہ کر پکارتے اور اسیطرح یہہ مضمون بھی آئندہ انکو اسی لقب سے ملقب کریگا۔ چونکہ سائیں جی اپنے ملحدانہ خیالوں کے طفیل سے بہت مشہور ہو رہی ہیں اور انکی تشہیر کی گونج اکثر میرے کان میں آتی تھی اسلئے نہایت مشتاق تھا کہ کبھی دیدار سے عبرت نصیب ہو۔ اتفاقاً ایکدن یہہ اشتیاق پورا ہو گیا۔ سائیں جی جناب ڈاکٹر عیسیٰ داس صاحب کے مکان پر دوائیلنے گئے تھے بندہ بھی جا پہنچا۔ گمان تھا کہ سائیں جی کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی جادو بھرا سحر صفت ملفوظ دام ہوگا جس سے بعض مرغان دلکو پھاکر پھانس لیتے ہیں۔ اور جبتک آپ چپ رہے تب تک بقول سعدی ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اپنا گمان بھی شعر ذیل کے موافق ویسے کا ویسا بنا رہا کہ ؎

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

لیکن جب منہہ سے پھول جھڑنے لگے اور لطیفہ گوئیاں شروع ہوئیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ اسپ زبان میدان بیان میں اُلٹے پلٹے قدم مارنے لگا تو جوہر کھلا ع

تیری زبان کے آگے نہ دہقاں کا ہل چلے

حاشیت کے مارو گوے یہاں لنڈوروں کو بھی صاف جواب ہے فاتح خطی لکھدی ہے۔ بلا سے۔ علم پڑھا نہ پڑھیے گدڑی پوش تعلقات دنیا سے سبکدوش ہوتے بہتیرے مونڈ رکھے ہیں جو ہادی کا رو کیطرح ہمیشہ ہمراہ رہتے ہیں۔ سب کے سب افیونی جنونی پوستی چرسی شرابی سائیں جی کو بھی ان تمام نشوں سے کمال درجے کی محبت اور انس ہے ع

وزیرے چنیں شہر یارے چناں

پرہیزگاری جو مذہب کی جان سمجھی جاتی ہے انکے ہاں عیب گنی جاتی ہے۔ اسپر طرہ یہہ کہ شراب پینے افیون کھانے کی دلیل بھی دیتے ہیں کہ اگر شراب نہ پیوں تو روح اس قدر غالب آجائیگی کہ دیوانہ ہو جاؤنگا خطر ہے اب بھی کونسے بھلے چنگے ہیں اسلئے مجبور شراب پینا پڑتا ہے تاکہ روح اعتدال پر رہے۔ روح ہے یا مالیخولیا۔ ایسی روح سے خدا بچائے جو دیوانہ بنائے۔ دختر رز نے سائیں جی کو اپنی سجی دکھا کر ایسا گھائل کیا ہے نئے نئے رنگ لاکر طرح طرح کے خواب دکھا کر ایسا فریفتہ بنا رکھا ہے کہ اسیکا دم بھرتے ہیں۔ صورت شکل سے حرکات و سکنات سے بادہ نوشی کے نتائج مترشح ہیں۔ دماغ میں انجروں نے فساد مچا رکھا ہے قوت حافظہ تنزل پر ہے بات بات پر بھولی بات چیلوں سے پوچھتے ہیں چیلے اُنسے بھی پہلے کے بھولے بھٹکے اسمیں کانا پھوسی کرتے ہیں۔ مدت کے بعد بات کا پتا لگتا ہے یہہ اگر شراب کی کرامات نہیں تو کہئے اور کیا۔ حکماء کا قول ہے کہ مسکرات کی طبیعت میں خواہ وہ سیال ہوں خواہ جامد دو جزو پائے جاتے ہیں ان میں سے ایک کو جز لطیف ہوائی اور دوسری کو بادہ کثیف ارضی کہتے ہیں۔ لطیفہ شے کی لطافت اور تازگی اکثر بہت جلد زائل ہو جاتی ہے خصوصاً جہاں کثیف شے سے اسکی مڈبھیڑ ہوگی لطافت معدوم ہو جاتی ہے مثلاً آکسیجن کہ جہاں کاربن سے دو چار ہوئی فوراً کاربانک ایسڈ گاس پیدا ہو جاتی ہے سانس کے ذریعے خارج ہوجاتی ہے۔ اسیطرح مسکرات کا حال ہوتا ہے یعنے انکے استعمال سے اول اول کچھ سرور سا پیدا ہوتا ہے معدہ حرارت کی زیادتی کے سبب سے اعتدال سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ لاؤ اور لاؤ ہل من مزید کی سی صدائیں دینے لگتا ہے۔ روح نفسانی کے مددگار وہم فکر خیال وغیرہ بڑھ جاتے ہیں دماغ کو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ آخرکار مشین کیطرح گھس گھس کر بگڑ جاتا ہے۔ ذہن میں فتور آتا ہے۔ جز بادہ کثیف ارضی ترقی پاتا ہے۔ مالیخولیا جنون تشریف لاتے ہیں پینے والے کھرے دیوانے بنجاتے ہیں۔ یہہ تو کچھ عقل کچھ صحبت کچھ سامان پردہ رکھے جاتے ہیں نہیں تو جتنے بھائی شراب پینے والے ہیں سب کے سب چیت رام ہی بن جاتے جو کچھ لب پر آتا کہہ دیتے معانی چاہے ہوتے یا نہ ہوتے جسطرح سائیں جی کا حال چیتتے ہی لگے کہنے۔ تے ملکاں نے ٹکسالی تے تُہاڈی در وجے دیاں اٹاں اُٹھے جا لگائیاں"۔ اب جگہہ کا نام بھول گئے اور لگے چیلوں سے پوچھنے گنتے اوئے سنڈیا۔ بولے "سرکار ہرات"۔ سائیں جی۔ "ہاں شاباشے در وجے دیاں اٹاں ہرات جا لگائیاں نہ دتے ملکاں نہیں تے کا ہدی ملکاں"۔ یعنے اگر ملکہ نے لاہور کے ٹکسالی اور لاہوری دروازے کی اینٹیں کھا ڑکر ہرات میں لگا دیں تب تو ملکہ ورنہ ملکہ نہیں فرمائیے کیا سمجھے۔ سنا ہے کبھی کبھی منہہ سر کالا کرکے گھوڑے پر چڑھ کے شہر میں بھی چکر دیا کرتے ہیں۔ اب ذرا انکی ہوش کی باتیں سنئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ چیت رام کام چلاؤ ہے جیسا موقعہ دیکھتا ہے ویسا ہی بنجاتا ہے لیبا خوب جانتا ہے۔ مسلمان کو مسلمان کی ہندو کو ہندو کی کہہ سنکر کام نکال لیتا ہے یہاں پر بھی غالباً یہی چال چلا تھا۔ کہنے لگا کہ "جو کچھ ہے عیسیٰ ہی عیسیٰ ہے ایک دن خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی مجھسے یہہ کہہ رہا ہے کہ اُٹھ اور عیسیٰ کو مان اور اُسکے لئے گرجا بنا چنانچہ میں نے اپنے گاؤں میں ایک چھوٹا سا گرجا بنا بھی لیا ہے اور روح القدس کو مانتا ہوں اور چیلوں کو ایک کلمہ بنا کر دیدیا ہے کہ بس اسی کا ورد کیا کرو اور وہ کلمہ یہہ ہے۔ باپ بیٹا روح القدس دستخط چیت رام کے"۔ ساتھ ہی یہہ بھی کہتے تھے کہ "خود میں عیسیٰ اور خدا کے بنا نیوالا ہوں"۔ لا حول ولا شاگرد کہتے تھے کہ "ہم تو نہ خدا کو جانتے ہیں نہ عیسیٰ کو۔ نہ موسیٰ کو نہ محمد کو اور نہ رام کو صرف اتنا جانتے ہیں کہ ان سب کا سردار اور بادشاہ چیت رام ہے اگر چیت رام نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا"۔ اچھا گرجا بنا یا اور خوب مانا۔ ایسے ماننے سے نا ماننا بہتر ہے۔ پیچھے معلوم ہوا کہ چیت رام کی یہہ عادت ہی ہے اور وہ ہر مذہب والے سے اسیطرح پیش آتا ہے کچھ انکا بن جاتا ہے اور کچھ اپنی سناتا ہے۔ کام نکالا اور راہی ہو جاتا ہے خود بھی کہتا تھا کہ "میں ہر ایک سے کمائی کا حصہ لینے کو تیار ہوں۔ کمائی خواہ بدکاری کی ہو خواہ حرام کاری کی ہو کچھ پرواہ نہیں"۔ تھوڑا سا جھوٹ بھی بول لیتے ہیں کہتے تھے کہ "میں نے قریباً تین ہزار روپیہ کلارک آباد والے پادری کو دیا ہے لیکن اب اُنسے واپس لیکر فورمن صاحب کو دونگا"۔ چاہے آپ ہی دم دے دے کر پادری صاحب کو ڈراتا ہو۔ دیکھئے قریباً آٹھ سو آدمی اس شخص کے پیرو بن چکے ہیں اور بنتے جاتے ہیں گو یہہ سب ناخواندہ مورکھ اور جاہل ہی کیوں نہ ہوں تو بھی افسوس کی جا ہے۔ کسقدر روحیں مفت میں تلف ہو رہی ہیں کوئی زمانہ آئیگا کہ چیت رام بھی اولیاؤں میں شمار کئے جاتے نگے۔

شخص کا خلائی دعویٰ اور اسقدر لوگوں کا اندھا دھند پیرو بنجانا دیکھکر ایسا خیال پیدا ہوتا ہو کہ کہیں سارے مذہبوں کے رہنما ایسے ہی تو نہیں ہوئے کہ لوگ کہیں اسطرح سے تو اُن کے پیرو نہیں بنے جیسے چیت رام کے باوجودیکہ وہ ناخواندہ اور اجہل ہو اور اُسکو بات کرنیکا سلیقہ نہیں آتا تو بھی بلکے مونڈ رہا ہو۔ ہم تو اِس زمانے میں ہیں۔ ہم کیا جانیں محمد کیسا تھا نا معلوم محمد کی کیا خو تھی۔ یا نانک کس حاصیت کا آدمی تھا یا گوبند سنگھ کی کیا خصلت تھی یا عیسیٰ کے اوصاف کیسے تھے۔ لیکن یہہ وقت بآسانی رفع ہو سکتی ہو ذرا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ بس ان سب کی باتیں ایک قطار میں کھڑی کرلو اور پھر غور سے دیکھو کہ سونا کون ہو اور پیتل کون ہو۔ اگر (مسیح سچی نہیں تو اور کون) کے سلسلہ میں اگر خدا چاہے تو میں بھی کوشش کرونگا کہ عام عام باتوں کا مقابلہ کرکے دیکھیں کہ حقیقت کسطرف ہو +

عزیزو اِس قسم کی چال چلن سے ہی اسطرح فرقے سے فرقہ شاخ سے شاخ نکلی آتی ہو لیکن یہہ جانو کہ خدا کا فرقہ ایک ہی ہو۔ وہ دو تین چار دس فرقے نہیں رکھتا وہ آپ بھی ایک ہو۔ اور اسکا مذہب بھی ایک ہو۔ جو جسم کے لئے علم اور ہُنر تیار کرتا ہو وہی روح کے لئے پاکیزگی اور نجات مہیا کرتا ہو پس پیارو جن ہاتھوں سے علم لیا انہیں ہاتھوں سے اِس پاکیزگی اور اِس نور کو بھی قبول کرو۔ جس نور کو دکر رہے ہو۔ صرف اُسی سے روشن ہو سکتے ہو۔ دیکھئے مسیحی باتیں کیسی عجیب طور سے پوری ہو رہی ہیں۔ ”نور تاریکی میں چمکتا ہو اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا“ وہ چمک رہا ہو اور آپ دریافت نہیں کرتے چھوڑئے دُھندلاپن اور باہلا و خدا اصاف صاف دیکھئے۔ خوش وقت کہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہو +

پادری ٹھاکرداس صاحب کے سوال کا جواب

خدا کے کلام سے ثابت ہوتا ہو کہ بپتسمانئے عہدنامہ کا ساکرمنٹ ہو متی ۲۸/۱۹ اور یہہ ختنہ کے عوض مسیحی کلیسیا میں قائم کیا گیا ختنہ سے جسم کے گناہوں کا اُتار پھینکنا بپتسمہ سے گناہونکا دھو یا جانا مراد ہو۔ اور یہہ دونو رسم کلیسیا میں شامل ہونیکا نشان ہو جو شخص مسیح پر ایمان لانیکا اور اُسکی فرمانبرداری کا اور کل مسیحی عقائد کا اور مسیح کی تمام رسموں کے ماننے کا اقرار کرے تب اُسکو واجب ہو کہ بپتسمہ دیا جاوے۔ لیکن اٹھارہ سو برس بعد ہندوستان کے چند سرگرم بھائیوں نے اپنی سرگرمی کی وجہ سے مسیح کے حکموں کی کچھ تردید کرنا چاہا۔ یعنے ایک خاوند جنکی چند منکوحہ زوجہ ہوں وہ بھی بپتسمہ پا سکتے ہیں اور بعد اُسکے سب ایک ہی ساتھ رہ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہہ تعلیم نئے عہدنامہ کے اصولوں کے خلاف ہو۔ دلائل ذیل سے اسکی بے بنیادی ثابت ہوتی ہو +

(۱) کلام سے ثابت ہوتا ہو کہ پہلا آدم جو ہم سبھوں کا باپ تھا اُسکی شادی ایک ہی عورت کے ساتھ ہوئی لیکن پیچ گنگی کے بعد چند جوروں کا رواج شروع ہوا۔ لیکن اُسکا واجبی بدلہ بھی لوگ پاتے رہے۔ جیسا کہ سلیمان کے قوم کا نتیجہ ہو کہ بہتوں سے دل لگانا خدا کی محبت سے علیحدگی کا ایک نشان ہو +

(۲) نئے عہدنامہ میں اِس خیال کا کوئی نشان بھی پایا نہیں جاتا ہو اگر مسیح اور رسولوں کے زمانہ میں کوئی ایسا شخص ہوتا تو ضرور اسکا ذکر کرتے بلکہ رسول ۔ ۱ ۔ تمطاوس کے خط میں فرماتا ہو۔ کہ خادم الدین ایک جورو کا شوہر ہو۔ پس کون مسیحی ہو جو اپنے کو مسیحی کہکر مسیح کی خدمت سے آپ کو ایک علیحدہ جانتا ہو۔ رسول کے قول کا یہہ نتیجہ ہو کہ سب جو مسیح پر ایمان لائے ہیں مسیح کی خدمت کے لئے خادم الدین ہیں اب اے سرگرم بھائیو آپ اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر یہہ فرمائے کہ آیا آپ مسیح کے خادم ہیں کہ نہیں۔ اور وہ بھائی جو اب کلیسیا میں شامل ہوا چاہتا ہو وہ بھی مسیح کا خادم ہوگا یا نہیں +

(۳) تواریخ کلیسیا میں بھی کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا ہو حالانکہ قدیم زمانہ کے عالم فی الحال کے سرگرم بھائیوں سے علم و حکمت میں کہیں سبقت رکھتے ہیں +

(۴) مسیح کلیسیا کا سر اور شوہر ہو اور کلیسیا اُسکی عضو ہو۔ اور ایماندار مسیح میں پیوند کیا جاتا ہو اسطرح سے شادی کی رسم کے ذریعہ سے عورت مرد میں پیوند کئے جاتے ہیں مرد سر اور عورت عضو ٹھہرتے ہیں۔ لیکن فی الحال سرگرم بھائیوں کے خیال کے مطابق ایک ایسا شخص کلیسیا میں داخل ہو سکتا ہو جسکے ایک سر ہو اور چار پانچ اعضا یہہ خیال عقل اور اخلاق کے بعید ہو۔ بلکہ سراسر بے عقلی کا سبب ہو +

(۵) بپتسمہ مسیح میں پیوند ہونیکا ایک مُہر ہو جو ایماندار پر ایک بار لگایا جاتا ہو۔ اسیطرح رسم شادی بھی ایک مُہر ہو جو ایک مرد اور ایک عورت کے پیوند کئے جانے کے لئے صرف ایک بار لگایا جاتا ہو +

(۶) اب اے سرگرم بھائیو میرے اِن ناقص دلیلوں کے نتیجہ کو خوب غور کرکے ملاحظہ فرماویں اور مکاشفات کی آخری نصیحت کو خوب یاد رکھیں کہ اگر مسیح کی تعلیم کو کوئی بڑھا دے یا گھٹا دے تو غیرہ +

راقم نظام الدین سہارنپور

مُبشر انجیل کی ضرورت

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

تمام وفادار مسیحی سپاہیوں اور بہادر جنگی مردوں اور صلیب برداروں کی خدمت میں التماس ہو۔ کہ فی زمانہ ہندوستان کی تمام اقوام و مذاہب میں آگ بھڑک رہی ہو۔ انجیل نے اُن کے بناوٹی اور خیالی خرمن ایمان کو آگ لگا دی ہو۔ اب وہ اِس آتش کو فرو کرنے کی طرح بطرح کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی اُس پر پانی ڈالتا ہو۔ کوئی خاک دھول پھینکتا ہو۔ لیکن وہ بجھتی نہیں۔ ہاں بعض مرتبہ شعلے کم ہو جاتے ہیں۔ اسکی وجہ صرف اُنکی اپنی کوشش نہیں بلکہ ہماری بھی غفلت اُسمیں شامل ہو۔ کہ تیل ڈالنے میں سُستی کرتے ہیں۔ خداوند فرماتا ہو کہ

”شریر تو مریگا اپنے کاموں کے سبب مگر اُسکی جان
کا مواخذہ تجھسے کیا جائیگا“

ہاں بیشک مسیحیوں سے اسکی باز پُرس ہوگی۔ سو اے صلیب کے بہادر سپاہیو جان و تن سے کوشش کرو۔ علم و مال

ے سعی کرو۔ کہ ہندوستانیوں کی بے بنیاد ایمانی و دینی عمارتیں جل جاویں۔ تیل ڈالو۔ تیل ڈالو +

ایسے وقت میں ہمکو سُست ہونا مناسب نہیں۔ بلکہ دلیر ہوشیار۔ چالاک ہونا واجب ہے۔ صرف ایک نورافشاں اخبار اسکام کو پورا نہیں کرسکتا۔ وجہ یہہ کہ ۲۴ کروڑ جانوں کیواسطے ایک نورافشاں وہ بھی آٹھ صفحہ کیا کریگا جبحال کہ اُسکے خلاف بیسیوں پرچہ ہندوؤں۔ آریوں۔ برہموں۔ دیودھرمیوں۔ محمدیوں وغیرہ کے شائع ہوتے ہیں۔ وہ اسقدر خاک دھول ڈالتے ہیں۔ کہ بعض وقت نورافشاں کے تیل کو دبا لیتے ہیں۔ اسکی وجہ صرف ہماری کمزوریاں ہیں۔ ورنہ

"مسیح آج اور کل یکساں ہے"

سو خاکسار نے ایک تجویز سوچی ہے۔ کہ ایک ماہواری رسالہ **مُبشّر انجیل** کے نام سے نورافشاں کا ضمیمہ نکالا جاوے اور یہہ کم سے کم ۴۸ صفحہ کا ہو۔ جسمیں صرف مسیحی نجات کی بشارت ہو۔ اُسمیں سوائے مسیح مصلوب کے اور کچھ پیش نہ کیا جاوے۔ جسکے نامہ نگار اعلیٰ درجہ کے لائق فائق ہوں۔ اور جو بیداری و ہوشیاری سے اپنی کلام و تحریر میں زندہ تاثیر رکھتے ہوں۔ مقرر کئے جاویں۔ جسکا انتظام خاکسار خود کریگا +

لیکن اول اسکے اخراجات کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ کہ اسقدر روپیہ کہاں سے ملیگا۔ کہ یہہ کام چل سکے۔ کچھ مشکل نہیں معلوم ہوتا کیونکہ

"خداوند آپ ہی برہ کی تجویز کریگا"

صرف ہمت درکار ہے۔ اُٹھو مسیحی بھائیو۔ اپنے ہاتھوں کو جھاڑو اور اپنے مال سے خیرات کرو۔ اگر مسیحی بھائی کوشش کریں بعد اسمیں مگر اسکام کو ذمہ لیں فرض سمجھ کر کہ خدا کی طرف سے یہہ خدمت ہمیں سپرد ہوئی ہے۔ تو بہت مشکل نہ ہوگا +

(۱) منظوری یا نامنظوری کی رائے خاکسار کے پاس بھیجدیں +

(۲) اور کہ ماہواری یا سالانہ چندہ کسقدر دینگے +

(۳) اور کہ وہ کسقدر رسالہ خرید لیا کرینگے +

میں نے یہہ سوچا ہے کہ یہہ رسالہ نورافشاں کے غیر قوم خریداروں کو مفت دیا جایا کرے۔ اور مسیحی خریداروں کو چار آنہ ماہواری پر۔ اور خاص چندہ دینے والوں کی کیفیت جسقدر پرچہ اُنکو ضرورت ہو خرید لیا کریں +

ولائتی مشنری صاحبان سے درخواست کیجاوے۔ کہ وہ اسکے خریدار ہوں۔ اسکی اشاعت کی کیفیت جو مقرر ہو۔ وہ صرف ہندوستانیوں کی ہو۔ جو کم سے کم ۶ روپیہ سالانہ چندہ دیں۔ اسسے زیادہ جو دیویں وہ اُنکی عین عنایت ہوگی۔ ولائتی صاحبان اسکی خریداری اور اشاعت میں دامے درمے امداد فرماویں +

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے سکرٹری صاحب سے درخواست کیجاوے کہ وہ ہمیں اس رسالہ کے واسطے کاغذ مُفت میں عنایت فرماویں۔ اُمید ہے کہ خدا کے فضل سے وہ ہماری اس درخواست کو قبول کرینگے +

پھر سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کی خدمت میں عرض کیجاوے۔ کہ وہ ہم سے اس رسالہ کی اُجرت صرف اُسیقدر لویں جسقدر اسپر خرچ آوے۔ اور ٹھیکیدار صاحب مہربانی سے نفع ہمکو بخش دیں +

خداوند کے فضل سے اُمید ہے۔ کہ ہم اسمیں کامیاب ہونگے۔ اور نورافشاں کی بہت ترقی اور رونق ہوگی۔ میں نے صرف رائے پیش کی ہے۔ آپ اسکو بخوبی سوچ سمجھکر ترمیم کریں +

اس رسالہ کو ایڈٹ کرنا اور ترتیب دینا خاکسار اپنا فرض سمجھیگا بغیر کسی دنیوی نفع کے۔ صرف خداوند کی خاطر۔ بلکہ اگر ہوسکا تو چندہ میں بھی کچھ دیگا +

اسکام کا انتظام اکتوبر تک کرلینا چاہئے۔ چونکہ اُسوقت تک خاکسار کشمیر میں رہیگا۔ اسلئے واپس آنے پر انشاء اللہ یہہ کام شروع کیا جائیگا۔ اُسوقت تک آپ خط و کتابت کے ذریعہ مجھسے گفتگو کریں جسکا خلاصہ بندہ نورافشاں میں شائع ہونیکو بھیجدیا کریگا۔ تاکہ سب مسیحی اُسسے آگاہ ہوویں۔ اُمید کہ ایڈیٹر صاحب براہ نوازش درج اخبار کیا کرینگے۔ والسلام +

لودیانہ ۱۸ مئی ۱۸۸۹ء

صلیب کا خادم
رحمت مسیح واعظ

خبریں

کوئٹہ میں مجن جی پوسٹماسٹر صاحب ہندو بیوہ کی شادی کی گئی۔ **مدراس** میں ایک دھوبی کو مالک کا کپڑا گرو رکھنے پر ۳ ماہ قید سخت ہوئی۔ **سخت** ہنگامہ مسلمانان دہلی میں تین شخص خوفناک طور پر زخمی ہوئے۔ **پٹنہ** میں قتل کا بازار گرم ہے۔ ایک رات دو خون ہوئے۔ پتہ ندارد۔ **انبالہ** کے ڈپٹی کمشنر مسٹر اے آر بیم صاحب نے حال میں [illegible] ہے۔ یہہ صاحب مُکتی فوج کے [illegible] مددگار بیان ہوئے ہیں۔ حتی کہ حال ہی اُنہوں نے اس عیسائی جماعت مذہبی کو ۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔ **بمبئی** میں ایک کارخانہ میں چھ ہندو لڑکے ایسے کم عمر نوکر تھے جو فیکٹری ایکٹ کے خلاف ہے۔ اس جرم میں مالک کارخانہ کو ۲½ سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ **ایسا پوسٹکارڈ** ہند میں جاری ہوگا کہ بند ہوسکے۔ **جزیرہ انڈمان** میں سالگزشتہ ۵۷ شادیاں مجرموں میں ہوئیں۔ **لاہور** کے راجکمار کالج کے ایک لائق طالب علم سوڈھی ہرنام سنگھ اپنے امتحان انٹرنس میں فیل ہوگئے تھے اسکے صدمہ سے بیتاب ہوکر ۹ تاریخ کو دس بجے رات کے جو ٹرین ملتان کو جاتی ہے۔ اسکے نیچے پڑکر خودکشی کربیٹھے **غالباً** لوگوں کو یہہ بات علی العموم معلوم نہوگی کہ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کی ایک کاپی ریشمی کپڑے پر چھپی ہوئی ہر روز صبح کو حضور ملکہ معظمہ کی حاضری کی میز پر رکھی جاتی ہے۔ **بابو** پرتول چندر چٹرجی نے قائم مقام جج چیف کورٹ منظور کرلی ہے اور ۱۵ ماہ حال سے کام شروع کرینگے۔ مسٹر ملوڈن صاحب ۱۴ مئی کی شام کو چلے جاوینگے۔ **حضور نظام** حیدرآباد نے ایک پیسہ کا کارڈ جاری کرنا منظور کیا ہے۔ **مقام** جراٹ میں ۶ مئی کو ایک سپاہی نے دوسرے سپاہی کو گولی سے مار ڈالا۔ **کلکتہ** کے بازار میں عجیب تماشا دیکھا گیا۔ ایک عورت ساڑھے ۶ بجے صبح کے ندی سے نہا کر آرہی تھی کہ بازار میدان میں ایک کتا اُسکی طرف لپکا اور اُسکی آنکھ کا ڈیلا نکالکر اُڑتا ہی تھا کہ آپسے آپ گر پڑا اور مرگیا۔ عورت ہسپتال میں

اخبارات میں یہہ خبر نہایت تعجبات سے دیکھی گئی ہے کہ شکاگو کے ایک عجائب خانہ میں اوس سانپ کا چمڑا ہے جسنے حضرت حوا کو بہشت میں بہکایا تھا۔ اسکو حضرت آدم نے اغوا کے دوسرے دن مار ڈالا تھا۔ حضرت آدم نے ایک عصا سے اُسکو مارا تھا جسکا نشان ابتک موجود ہے۔ یہہ چمڑا حضرت آدم کے میراث سے تھا اور انکے ورثا نے اُسکو حفاظت سے رکھا تھا۔ اسکی صداقت واقعات علاوہ اسکے ثبوت کو پہنچی ہے جسکی مُہریں ثبت ہیں۔ جو انصاف قابل اعتبار نہیں۔ ضلع مین پوری میں چھم کے زیور کے لئے ایک عورت نے ایک معصوم بچہ کو ذبح ڈالا۔ کراچی میں ایک شخص بتیاں لگاتا ہے لوگ مزاحمت کرتے ہیں۔ مگر پولیس قصوروار نہیں ٹھہراتی۔ لطیفہ۔ تین بیوقوف ایک مینار کے پاس سے ہوکر گذرے ایک نے کہا کہ اگلے زمانہ میں کیسے کیسے لمبے قد کے معمار تھے جو اس مینار کی چوٹی تک پہنچے۔ دوسرا بولا ای احمق کیا ہوا۔ اسکو ہر ایک بنا سکتا ہے۔ لیکن زمین پر لٹا کر بناتے ہیں پھر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں۔ تیسرے نے کہا۔ ای نادان یہہ ایک کنواں تھا۔ اُلٹ کر مینار ہو گیا۔ مقام اسٹانوی میں ایک عورت نے ابھی قضا کی جو ۱۷۸۴ء میں پیدا ہوئی تھی جسکی شادی ۱۸۰۴ء میں ہوئی اس حساب سے وقت شادی اُسکی عمر ۲۰ سال کی تھی اُس کے سالہائے زندگی کل ۱۰۵ برس۔ کل بچے اُسکے ۱۶۔ اور ۵۰ اُسکے پوتا پوتی نواسا نواسی وغیرہ ہیں۔ مرتے دم تک ہوش وحواس وبصارت درست تھی۔ خبر ہے کہ کرنیل نسبٹ صاحب رزیڈنٹ کشمیر سے مستعفی ہونے والے ہیں اور انکی جگہہ مسٹر پول صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد کے مقرر ہونیکی خبر ہے۔ روس کے علاقہ میں مُرغیوں کے انڈوں پر ٹیکس لگانیکی تجویز پیش ہے۔ تقدیر اُس بدنصیب ملک کی۔ جہاں کی مُرغیاں چھوڑ۔ انڈے تک بھی ٹیکس سے نہ بچ سکیں۔ بہتر ہے۔ کہ کھانے پر بھی ٹیکس لگوا دیا جائے۔ لاحول ولا۔ گورنمنٹ روس نے۔ امیر بخارا کی درخواست پر یہہ عہد کر لیا ہے۔ کہ بخارا میں مسلمانوں کے لئے کبھی شراب کی دُکان کھلنے کی اجازت نہ دیجائیگی جرمنی کے ایک اعلیٰ کارخانہ دار۔ توپ سازی۔ مسٹر کرپ صاحب بہادر۔ اپنی گورنمنٹ کو دس لاکھ روپیہ سالانہ ٹیکس میں ادا کرتے ہیں۔ اُنکی اپنی آمدنی خالص ۳۲ لاکھ روپیہ سالانہ محسوب ہوئی ہے۔ تو گویا جرمن میں کم و بیش فیصدی ۳ روپیہ قریباً تیسرا حصہ ٹیکس میں ادا کرنا پڑتا ہے +

جرمن میں آلو (ترکاری) کے مادہ سے بھی شراب بنتی ہے۔ اور اس کثرت سے کہ ہر سال میں چھ کروڑ ساٹھ لاکھ گیلن تیار ہوتی ہے۔ اور بکتی ہے +

انگلینڈ میں شراب خانہ خراب کا طوفان اس حد تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ صرف ایک سال ۱۸۸۸ء میں صرف ایک شہر لندن میں۔ پانسو لڑکے ایسے کم سن جنکی عمر کم از دہ ساله تھی۔ جرم بدمستی شراب میں گرفتار ہو کر پولیس میں پہنچے +

چار کس باشندگان موضع تھیڑ علاقہ تحصیل بٹالہ نے صرف ایک ایک پیسہ محصول کشتی کے بچانے کو اصل گھاٹ کو چھوڑ دیا اور موضع وڈالہ کے قریب پایاب جگہہ سمجھکر دریائے راوی میں اُتر پڑے۔ بدقسمتی سے ایک جگہہ پانی عمیق پیش آگیا۔ اور الغرض بڑی مصیبت سے دو آدمی تو جان بر ہوئے۔ باقی دو ڈوبکر غرق بحر فنا ہو گئے۔ یہہ بے احتیاطیوں کے نتائج ہیں +

فرانس کا مشہور برج ایفل نامی جسکا ایک عرصہ سے اخبارات میں ذکر جاری تھا۔ تیار ہو گیا۔ اور اُسپر قومی جھنڈا نصب بھی ہو چکا +

۲۱ ماہ گذشتہ کو فرانس کے نمائش حسن ہو چکی نظر باز محاکمہ کرنیوالوں نے پہلے نمبر کا انعام ایک شکیلہ جمیلہ امریکا کی لیڈی پیرس نامی کو دیا اس پری پیکر نے انعام لیتے ہی نمائشگاہ کے صدرنشین کو واپس دیا اور کہا کہ اسکو محتاجوں کو تقسیم کر دیجئے۔ دوسرے نمبر کا انعام ایک فرانسیسی لیڈی اماڈی وارگیر اور تیسرے درجہ کا انعام ایک اسٹریا کی لیڈی اور چوتھے نمبر کا انعام ایک جرمنی لیڈی کو دیا +

فرانس کے وزیر الاعظم گبلی صاحب۔ لائبل کے جرم میں چھ مہینے کے لئے جیل خانہ بھیجے گئے +

کالشی ناتھ گارڈ ریلوے لائن اشتباہ میں بمقام امرتسر گرفتار ہوا کہ اُسنے بہت قیمتی پتھر وغیرہ ایک بابو صاحب کی گاڑی در جاول سے چرا لئے تھے +

شہنشاہ روس کے محل شاہی کے ایک ہزار کمرہ ہیں۔ اور وہ اٹھارہ میل کے دائرہ میں ہے جب شہنشاہ روس اُس میں رہتے ہیں انکی حفاظت کے واسطے سات ہزار سپاہی اور پولیس وغیرہ کا پہرہ ہوتا ہے +

لکچر زبانی مولوی دقیانوس کی۔ چونکہ ہوتا ہوں میں استادہ۔ اور دیتا ہوں میں لکچر۔ آپ حضرات علمائے اجل و فضلائے اکمل کے سامنے۔ لہذا رکھتا ہوں میں اُمید کہ پیٹیں گے آپ تالیاں اور کرینگے مجھے سرور۔ لکچر شکر۔ میں نے سنی ہیں کانگرسی تقریریں اور سمجھا نہیں ہوں اُنکا مطلب مگر کہہ سکتا ہوں کہ ہے وہ رانندہ درگاہ۔ اور پھیری ہوئی ہے اللہ پاک سے اور نہیں ہے شریک ہونے کے لائق اور دیتا ہوں میں فتویٰ کہ ہوگا جو کوئی شریک اوسکا ڈیلیگیٹ وہ نکال دیا جائیگا جلسے سے۔ اور لگائے جائینگے اسکے سر پر جوتے جنکی تعداد ہوگی پوری چالیس مجھے ممکن نہیں اب زیادہ بکنا۔ لہذا ہوتا ہوں میں چپ۔ اور بجاتا ہوں میں تالیاں۔ اور ختم کرتا ہوں اپنی تقریر*

مضمون چور۔ ۳۰ اپریل کے کوہ نور میں ایک مراسلت چھپی ہے جس میں ایڈیٹروں کی چوری کے عنوان سے ظاہر کیا گیا ہے کہ خیر اندیش انبالہ کے ایڈیٹر نے ایک شتر اخبار کی حالت کا مضمون نورافشاں ۱۸۸۷ء کے پرانے پرچہ سے نقل کر کے اڈیٹوریل میں درج کر لیا ہے اور یہہ بھی بیان کیا ہے کہ راقم اُس مضمون کے کوئی منشی رحیم بخش صاحب ہیں اگر فی الواقع یہہ بیان درست ہے۔ تو اس چالاکی پر کمال افسوس خدا بد ذات بخشے۔

خاص پشاور کی ایک لڑکی برہمن کی کتخدا شدہ جسکا شوہر راولپنڈی میں ملازم ہے راولپنڈی اپنے شوہر کے پاس تھی اور وہاں پر اُسنے ظاہر کر کے عمل کر دکھایا کہ عورت کو ظاہری حجاب نہیں چاہئے چنانچہ بوٹ پہنکر سر بازار ہمراہ شوہر کے پھرتی رہی ہے۔ میموں کیطرح بگھی پر بھی برابر سوار ہوتی رہی کل پشاور وارد ہوئی۔ اُسکے گھر کے آدمی اسکو ان امورات سے مانع آئے لیکن وہ صاحبہ ریلوے اسٹیشن سے اُتر دروازہ شہر پر

* عربی کے محاورے کے موافق +

بدستور بوٹ پہنے ہوئے تھی۔ اور سیطرح کہدیتی تھی کہ بوٹ ڈالنے یا بے حجاب اپنے شوہر کے ساتھ سوار ہونے یا پھرنے کا کوئی عیب نہیں۔ ہندوستانی لوگوں کے واہی خیالات ہیں +

ہندوستان کی مردم شماری ۱۸۹۱ء میں از سرنو ہوگی +

انبالہ میں ایک شخص ۳۵ سالہ نے ۵ سالہ لڑکی سے شادی کی خوب ہوا شتر وگربہ کی مثال ہے +

راولپنڈی میں تراموے کا ٹھیکہ ہوگیا فوراً کام شروع ہوگا +

تانتیا بھیل نے ایک پولیس مین کی ناک کاٹ ڈالی +

چیت پور اسٹیشن کے قریب ایک عورت پٹری پر بارادہ خودکشی آکر لیٹ گئی مال ٹرین گزرتی تھی۔ مگر ڈرایور نے ٹرین روک کر عورت کو حوالہ پولیس کیا۔ عدالت سے عورت پر دس روپیہ جرمانہ یا پندرہ روز کی قید محض کی سزا ہوئی +

ہوڑہ میں ایک ہندوستانی پولیس مین نے ایک شخص کو لاٹھی کی ضرب سے ہلاک کیا جوری سے صرف سادہ حملہ ثابت ہوکر ایک مہینا قید شدید کی سزا ملی +

امرت سر کے دربار صاحب کے تالاب میں ایک اکسٹرا اسسٹنٹ صاحب کی زوجہ بمعہ چند خادم عورتوں کے غسل کرنیکے واسطے گئی تھی۔ اچانک میں ایک عورت کا پاؤں پھسل گیا اور وہ گرکر پانی میں ڈوبنے لگی اسپر اُس بانوصاحبہ نے چاہا کہ اُسکی جان بچاوے۔ پروہ خود بھی اُس گہرے پانی میں بیتاب ہوکر گرپڑی اور ڈوب گئی۔ اگرچہ اُسوقت اُسکے شوہر نے کہا کہ اگر کوئی اسوقت اسکو زندہ نکالے تو میں ۲۰۰۰ روپیہ دونگا۔ مگر اب کیا بنتا تھا۔ کیونکہ وہ فوراً گرتے ہی ڈوب گئی تھی + س ہو

مسٹر سلاک ڈپٹی کمشنر جہلم نے ایک دیسی بیرسٹر کو ۵۰ روپیہ اور اُسکے ایجنٹ کو ۲۰ روپیہ اس جرم میں جرمانہ کئے کہ اُنھوں نے برسر اجلاس عدالت کی بیعزتی کی تھی +

گجرات میں ایک ۹ برس کی لڑکی بطمع زیور قتل کی گئی۔ قاتل کا پتہ ندارد +

لودیانہ

مشن سکول تھرڈ کلاس مڈل کا ایک طالب علم لچھمنداس نامی ۱۵ تاریخ کو بابو بنرجی صاحب کے مکان پر آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں۔ اسپر بابو صاحب موصوف اُسکو پادری ٹی۔ ایچ نیوٹن صاحب کے پاس لے گئے پادری صاحب نے اُس سے اُسکے مسیحی ایمان کی بابت کچھ سوالات پوچھے جنکا جواب اُسنے بڑی دلیری اور سرگرمی سے دیا۔ مگر چونکہ وہ لڑکا کم عمر اور نابالغ تھا اور چونکہ قاعدہ ہے کہ پادری صاحبان یونہیں جبتک کہ کسی کو بخوبی آزما نہیں لیتے بپتسمہ نہیں دیتے پادری صاحب نے اُسکو فرمایا کہ ابھی تم اور زرہ سوچو اور اسلئے کیواسطے مضبوطی سے تیار ہوجاؤ۔ اور یہہ بھی مناسب سمجھا کہ وہ اپنے وارثوں سے جاکر اپنے اس ارادے کا اظہار کرے اور اُنسے رخصت لیکر آوے چنانچہ وہ لڑکا گیا اور اپنی ماں سے کہا کہ "میری تسلی انجیل کی تعلیم سے ہوتی ہے۔ اسلئے میں عیسائی ہونے لگا ہوں" اس بات کے سنتے ہی اُس کے والدین رونے پیٹنے لگے اور شہر میں بڑا شور مچ گیا۔ اور ہندوں نے اُسیوقت بذریعہ تارکئی آریا دیگر شہروں سے بلائے جو فوراً حاضر ہوگئے۔ مگر جو کارروائی اُن دیانندی صاحبان نے کی وہ قابل شرم ہے۔ ہم نے سُنا ہے کہ اُنھوں نے بہت سے لوگوں کو جمع کیا۔ اور اُس لڑکے کو اُن کے بیچ میں کھڑا کیا اور اپنی طرف سے ایک کاغذ لکھکر اُسکے ہاتھ میں دیا جسمیں عیسائی مذہب کی مذمت اور لڑکے کا مسیحی مذہب سے انکار لکھا ہوا تھا۔ مگر اُسے لڑکے نے پڑھنا نہ چاہا۔ اور وہ کسی دوسرے سے پڑھوایا گیا اور کہا گیا کہ یہہ لچھمنداس کا بیان ہے بسبب طول کے ہم اُس خط کو یہاں درج کرنا مناسب نہیں سمجھتے لیکن صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہہ کارروائی بعید از سچائی و دھرم کے ہے۔ اور اس سے آریاؤں کی سچائی اور اُنکے مذہب کی صداقت بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ واہ کیا خوب طریق آریا بنانے کا نکالا۔ مناسب تو تھا کہ اُسکے روبرو آریا دھرم کے اصول سچے ثابت کئے جاتے اور قائل کرکے اگر وہ چاہتا آریا بنایا جاتا۔ مگر یہہ کب ہوسکتا تھا ناچار ایسی کارروائی نہ کرتے تو اور کیا کرتے۔ ہماری دانست میں مسیحی مذہب کی صداقت اُس لڑکے کے دل میں نقش ہوگئی ہے۔ اور ہورہی ہے۔ اور اب تک وہ مسیحی ایمان میں قائم ہے۔ کیونکہ یہہ کارروائی دیانندی صاحبان نے سنیچر اور اتوار کے روز کی تھی۔ مگر اُس سے اگلے دن ایک خط اوسی لڑکے کی طرف سے پادری صاحب کے پاس پہنچا جس میں ابتک اُسکے ایمان کا اظہار ہے۔ جسکا ایک فقرہ یہہ ہے کہ "جو تعلیم کہ میں نے آپسے پائی اُسکے لئے میں آپکا نہایت مشکور ہوں" اگرچہ وہ لڑکا جبراً اور خلاف اُسکی مرضی کے روکا گیا ہے۔ لیکن ہمکو یقین ہے کہ آریوں کی اس کارروائی سے اُسکے دل کا ایمان اور بھی پختہ ہوگیا ہوگا اور وہ ضرور ایک دن اپنے ایمان کا اقرار کرکے مسیحی کلیسیا میں شامل ہو جاویگا۔ ہماری دُعا ہے کہ خدا اُسکے ایمان کو زیادہ کرے اور اُسکی ان آزمائشوں میں اُسکی مدد کرے تاکہ وہ اُنپر غالب آوے۔ التماس ہے کہ تمام مسیحی بھی اُسکے واسطے دُعا کریں۔

چند روز ہوئے کہ یہاں ایک بانگرو مسلمان ہوگیا ہے۔ اور کلمہ پڑھتے ہی اُسکو یہہ سوجھی کہ اب تو دین اسلام اختیار کرہی لیا ہے۔ اور محمدیوں میں چچے کی بیٹی سے نکاح جائز ہے اپنے چچے کی بیٹی سے دجسکو لوگ کہتے ہیں کہ اُسکی سگی بہن ہے۔ مگر وہ کہتا ہے کہ چچے کی بیٹی ہے) شادی کردوں۔ اُسکو بھی کلمہ کا شریک کرلیا۔ اور سُنا ہے کہ نکاح کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ عورت کے وارثوں نے عدالت میں نالش بھی کردی ہے۔ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے +

اس ہفتہ میں گرد وغبار بہت رہا۔ قدرے تقاطر بھی ہوئی۔ اور اب بھی مطلع صاف نہیں ہوا۔ گرمی اپنی تیزی پر ہے۔ صحت اچھی ہے۔ پیدائش ۲۰۔ اموات ۲۶ +

ضرورت

مشنہر کو دو بائبل وومن درکار ہیں۔ جو زنانہ ہسپتال کے متعلق کام کرینگی۔ پنجابی بول سکتی ہوں۔ چال چلن اور لیاقت کی اسناد درخواست کے ساتھ بھیجیں اور خط و کتابت کے ذریعہ سے تنخواہ کی بابت فیصلہ ہوسکتا ہے +

المشتہر

ڈاکٹر مس وائٹ میڈیکل مشنری۔ زنانہ ہسپتال امریکن مشن سیالکوٹ

* اگلے پرچے میں ہم اُس خط کو بجنسہ درج کرینگے۔ کیونکہ کئی ایک اخبارات میں بھی اسکا چرچہ ہورہا ہے +